[1996] سپریم کورٹ رپوٹس7.S.C.R

ازعدالت عظمی

دیویا دیپ سنگھ اور دیگر

بنام

رام بچن مشرا اور دیگر

24اکتوبر1996

[ایم ایم پنچھی اور کے وینکٹا سوامی، جسٹسز]

ہندواقلیتی اورسرپرستی قانون،1956 – دفعہ 8(2)اور(3) – نابالغوں کی غیرمنقولہ جائیداد کی فروخت – عدالت کی پیشگی منظوری کے بغیر قدرتی سرپرست کے ذریعہ – چاہے نابالغ فروخت کے پابند ہوں – منعقد، مقدمہ کے حقائق اور حالات میں فروخت کونظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔

ضابطہ دیوانی، 1908 – آرڈر XXXII قاعدہ3 – مقدمہ کے زیر التواء کے دوران مقرر کردہ عدالتی سرپرست – فطری سرپرست پوشیدہ مقرر کردہ سرپرست – کا حق – کا حق، تقرری قدرتی سرپرست کے حق کو ہمیشہ کے لیے نہیں چھینتی، ایک بار تقرری باضابطہ طور پر فارغ ہوجانے کے بعد، قدرتی سرپرست کے حقوق بحال ہوجاتے ہیں۔

مدعا علیہ نمبر5، اپیل کنندگان کے والد نے دعوی عنوان دائر کیا اور اپیل کنندگان (پھر نابالغ) کو شریک مدعی کے طور پر شامل کیا گیا۔ مقدمہ زیر التواء رہنے کے دوران ان کے لیے عدالتی سرپرست مقرر کیا گیا تھا۔ دعویٰ سمجھوتہ میں ختم ہوا اور سرپرست کو فارغ کردیا گیا۔ اس کے بعد مدعا علیہ نمبر 5 نے نابالغوں کے معاملات کو قدرتی سرپرست کے طور پر سنبھالا اور نابالغوں کے سرپرست کے طور پر ان کی تقرری کے لیے مذکورہ دعویٰ عنوان میں درخواست بھی دی۔ درخواست دائر کرنے سے پہلے، مدعا علیہ نمبر 5 نے پہلے ہی مدعا علیہ نمبر 1 کو دعویٰ کی زمین فروخت کردی تھی۔ تبدیلی کو باضابطہ طور پر انجام دیا گیا اور جواب دہندہ نمبر 1 کے حق میں حقوق کا حتمی ریکارڈ شائع کیا گیا۔ اپیل نمبر 1 نے مقدمے میں ایک درخواست کے ذریعے ٹریژری ڈپازٹس اور سیونگ سرٹیفکیٹ سے نمٹنے کے لیے عدالت سے اجازت طلب کی، کیونکہ اس نے 29.7.66 پر اکثریت حاصل کرلی تھی۔ درخواست کی اجازت دی گئی۔ اپیل گزاروں نے ضلع کلکٹر کو ایک خط لکھا (مدعا علیہ نمبر 1 کو ان کے والد کی طرف سے سوٹ کی زمین کی فروخت کے حوالے سے) مدعا علیہ نمبر 1 سے دعویٰ کی زمین کے خلاف پیش کردہ بقایا قرض کے بقایا وصول کرنے کے لیے جس نے اسے خارج کرنے کا عہد کیا تھا۔

1972 میں، بہار کنسولیڈیشن آف ہولڈنگ اینڈ پریوینشن آف فریگ مینٹیشن ایکٹ، 1956 کی دفعہ 12 کے تحت دفعہ 10 اور مسودہ اسکیم کے ساتھ پڑھے جانے والے دفعہ 9اے کے تحت شائع کردہ بیان میں مدعا علیہ نمبر 1 کا نام مالک کے طور پر دکھایا گیا تھا۔ اپیل گزاروں نے بیانات پر کوئی اعتراض درج نہیں کیا اور اسکیم، مقررہ مدت کے اندر اور حقوق کے ریکارڈ زمیں مدعا علیہ نمبر 1 کا

اندراج حتمی ہو گیا۔ مدعا علیہ نمبر 1 کے نام کو حتمی شکل دینے کے کافی عرصے بعد، اپیل گزاروں نے اعتراضات دائر کیے کہ ان کے والد کی طرف سے عدالت کی پیشگی اجازت کے بغیر فروخت غیر قانونی تھی، اس لیے ان پر پابند نہیں ہے۔

استحکام آفیسر نے اعتراض کو برقرار رکھا اور اپیل میں اپیلیٹ ڈپٹی ڈائریکٹر (استحکام) نے بھی استحکام آفیسر کے فیصلے کو برقرار رکھا۔

اپیل میں، نظرثانی اتھارٹی نے فیصلہ دیا کہ فروخت نابالغوں پر پابند نہیں تھی، اور یہ کہ اپیل کنندگان نے فروخت کے علم کی تاریخ سے 12 سال کے اندر عدالت سے رجوع کیا تھا، ان کے دعوے کو وقت کے ساتھ روکا نہیں گیا تھا۔

مدعا علیہ نمبر 1 کی طرف سے ایک عرضی درخواست دائر کی گئی تھی، اور عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ نابالغوں کی طرف سے مدعا علیہ نمبر 5 کی طرف سے فروخت کو کالعدم قرار نہیں دیا جاسکتا اور اپیل گزاروں نے اکثریت حاصل کرنے کے بعد محدود مدت کے اندر فروخت کو چیلنج نہیں کیا تھا؛ ان کے دعوے کو وقت کے ساتھ روک دیا گیا تھا۔

اس عدالت میں اپیل میں، اپیل کنندگان نے دعوی کیا کہ مدعا علیہ نمبر 5 کی فروخت کو اجنبی کی طرف سے فروخت سمجھا جانا چاہیے، کیونکہ وہ عدالت سرپرست کی تقرری کے بعد قدرتی سرپرست ہونے کا دعوی نہیں کرسکتا اور اس لیے، فروخت کو کالعدم سمجھا جانا چاہیے اور یہ کہ اپیل کنندگان کے دعوے کو وقت کے ساتھ روکا نہیں گیا تھا۔

اپیل کو مسترد کرتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد۔1: مقدمہ کے حالات میں اور اس تسلیم شدہ موقف کے پیش نظر کہ نابالغوں نے اپنی اکثریت حاصل کرنے کے 3 سال کے اندر فروخت کو چیلنج نہیں کیا ہے اور کلکٹر کو خط لکھ کر اپنے والد کی طرف سے فروخت کو خود قبول کرلیا ہے جس میں اس سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ دعوی کی زمین کے خلاف پیشگی قرض کے بقایا وصول کرے، خریدار/ پہلے مدعا علیہ اور اپیل گزاروں سے جنہوں نے دفعہ 9اے کے تحت شائع کردہ بیانات اور بہار کنسلیڈیشن آف ہولڈنگ اینڈ پریوینشن آف فریگ مینٹیشن ایکٹ، 1956 کی دفعہ 12 کے تحت شائع کردہ اسکیم پر کوئی اعتراض درج نہیں کیا ہے، مقررہ مدت کے اندر فروخت کو کالعدم قرار دیتے ہوئے نظرانداز کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔[A-C-711]

2۔دعوی عنوان میں سرپرست کی تقرری مجموع ضابطہ دیوانی کے آرڈر XXXII قاعدہ 3 کے تحت کی گئی تھی، جو قدرتی سرپرست کے حق کو ہمیشہ کے لیے نہیں چھینے گا۔ ایک بار جب دعوی کے زیر التواء ہونے کے دوران مقرر کردہ سرپرست کو مناسب طریقے سے فارغ کر دیا جاتا ہے، تو قدرتی سرپرست کے حقوق بحال ہو جاتے ہیں۔[710-ایف]

جیون کرشنا دتہ اور ایک اور بنام شیلیند رناتھ شی اور ایک اور، اے آئی آر(1946) کلکتہ 272، ممتاز۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار 1983: کی دیوانی اپیل نمبر 3308۔

1982 کے C.W.J.C نمبر 915 میں پٹنہ عدالت عالیہ کے 21.1.83 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے بی بی سنگھ

جواب دہندگان کے لیے ڈاکٹر شنکر گھوش اور ایم پی جھا

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا:

وینکٹا سوامی، جسٹس۔ خصوصی اجازت کی طرف سے یہ اپیل 21 جنوری 1983 کے C.W.J.C 915 / 1982 میں پٹنہ عدالت عالیہ کے فیصلے اور حکم کے خلاف پیش کی جاتی ہے۔

عدالت عالیہ کے سامنے، یہاں پہلا مدعا علیہ درخواست گزار تھا اور اپیل کنندہ مطمئن مدعا علیہان تھے۔ یہاں پانچواں مدعا علیہ، جس کی اس اپیل کے التواء میں موت ہو گئی ہے، اپیل گزاروں کا باپ تھا (اس کے بعد سہولت کی خاطر پانچواں مدعا علیہ کہا جاتا ہے)۔

پہلے مدعا علیہ نے آئین ہند کے آرٹیکل 226 اور 227 کے تحت مذکورہ بالا C.W.J.C نمبر 915 / 1982 دائر کر کے عدالت عالیہ کے سامنے کامیابی سے چیلنج کیا ہے، جو کہ کنسلیڈیشن آفیسر، ڈمراون کے ایک حکم کی تاریخ 18.10.1978 ہے جس کی تصدیق اپیلٹ اور نظر ثانی حکام نے کی ہے کہ 5 ویں مدعا علیہ نے نابالغ بیٹوں کے سرپرست کے طور پر اسے 40 بیگھا زمین 6 مئی 1959 کو ایک رجسٹر بیع نامہ کے تحت 20000 روپے میں فروخت کی تھی۔ اس لیے موجودہ اپیل۔

مختصر طور پر بیان کردہ حقائق جو اس اپیل کو دائر کرنے کی طرف لے جاتے ہیں وہ درج ذیل ہیں:—

پانچویں مدعا علیہ نے ماتحت جج، آرا عدالت میں ٹائٹل سوٹ نمبر 75 / 1951 دائر کیا۔ زیر التواء مقدمہ یہاں اپیل کنندگان جو نابالغ تھے انہیں شریک مدعی کے طور پر شامل کرنے کی اجازت دی گئی تھی جس کی نمائندگی اگلے دوست/سرپرست ایڈلیٹم شری کنہیا سنگھ کر رہے تھے۔ یہ مقدمہ ڈمراون راج کے حوالے سے تھا جس میں 5 واں مدعا علیہ، اس کے بھائی اور ان کے پیشرو مہاراجہ تھے۔ یہ مقدمہ ایک سمجھوتے میں ختم ہوا اور اس سمجھوتے میں اپیل گزاروں کو خصوصی طور پر 58 ایکڑ زمین کے علاوہ 90000 روپے نقد کی اجازت دی گئی۔ مقدمہ سمجھوتہ میں ختم ہونے کے بعد، نابالغوں کے اگلے دوست/سرپرست کو 22 فروری 1957 کے ایک حکم نامے کے ذریعے خارج کر دیا گیا۔ اس کے بعد، نابالغوں کے فطری سرپرست کے طور پر 5 ویں مدعا علیہ نے معاملات ذاتی کے ساتھ ساتھ نابالغوں کی جائیداد کا انتظام کیا۔ کافی احتیاط کے ساتھ، اس نے اسی دعویٰ عنوان میں 3.5.1960 پر اسے سرپرست کے طور پر مقرر کرنے کی درخواست بھی کی۔ اس سے پہلے یہ ظاہر ہوا کہ 5 ویں مدعا علیہ نے، جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے، 6.5.1959 پر مقدمے کی

زمین پہلے مدعاعلیہ کو فروخت کردی۔ سوٹ کی زمینوں کی خریداری کے بعد، پہلے مدعاعلیہ نے باؤنڈری والز اور عمارتیں تعمیر کیں اور تغیر بھی مناسب طریقے سے انجام دیا گیا اور دعویٰ کی زمینوں کے حوالے سے پہلے مدعاعلیہ کے حق میں حقوق کا حتمی ریکارڈ 30 مارچ 1970 کو شائع کیا گیا۔ یہ بھی ریکارڈ پر ہے کہ یہاں پہلے اپیل کنندہ نے ٹائٹل سوٹ میں یہ اعلان کرنے کے لیے دیوانی عدالت کا رخ کیا کہ اس نے 29.7.66 پر اکثریت حاصل کرلی ہے اور خزانے کے ذخائر اور سیونگ سرٹیفکیٹ سے نمٹنے کے لیے عدالت سے اجازت طلب کی ہے۔ اس درخواست کی اجازت سول عدالت نے دی تھی۔ یہ بھی ریکارڈ پر ہے کہ اپیل گزاروں نے اپنے والد کی طرف سے مقدمے کی اراضی کو پہلے مدعاعلیہ کے حق میں الگ کرنے کو قبول کرتے ہوئے آرا میں بھوج پور کے کلکٹر سے درخواست کی کہ وہ مقدمے کی اراضی کے خلاف پیشگی قرض پہلے مدعاعلیہ سے وصول کریں جس نے اسے خارج کرنے کا کام شروع کیا ہے۔

سال 1972 میں کسی وقت، بہار کنسولیڈیشن آف ہولڈنگ اینڈ پریوینشن آف فریگمینٹیشن ایکٹ، 1956 کی دفعہ 3 کے تحت ایک نوٹیفکیشن (جسے اس کے بعد "ایکٹ" کہا جاتا ہے) ایکٹ کی دفعہ 10 کے ساتھ دفعہ 9اے کے تحت شائع کردہ بیانات میں شائع کیا گیا تھا، پہلے مدعاعلیہ کا نام مالک کے طور پر دکھایا گیا تھا۔ اس حقیقت کے باوجود کہ دفعہ 10 کی ذیلی دفعہ (2) 45 دنوں کے اندر دلچسپی رکھنے والے افراد کے اعتراضات کو ترجیح دینے کا التزام کرتی ہے، اپیل گزاروں نے حقوق کے ریکارڈ میں اندراجات کی درستگی پر اختلاف کرنے کے لیے کوئی قدم نہیں اٹھایا۔ واضح رہے کہ دفعہ 10اے 45 دن کی مدت ختم ہونے کے بعد کسی بھی شخص کو اس سلسلے میں کوئی تنازعہ اٹھانے سے منع کرتی ہے۔ اس کے بعد ایکٹ کے دفعہ 12 کے تحت ایک مسودہ اسکیم بھی شائع کی گئی جس میں دفعہ 10 کے تحت شائع کردہ بیان کا اعادہ کیا گیا۔ یہاں دوبارہ ایکٹ کے تحت اعتراضات دائر کرنے کے لیے 30 دن کا وقت دیا گیا تھا اور اپیل گزاروں نے مذکورہ وقت کے اندر کوئی اعتراض نہیں کیا تھا۔ چونکہ بیان کے ساتھ ساتھ مسودہ اسکیم پر بھی کوئی اعتراض نہیں تھا جیسا کہ ایکٹ کے تحت ضروری ہے، اس لیے یہ حتمی ہوگیا ہے۔ تاہم، ان تمام چیزوں کے کافی عرصے بعد، اپیل گزاروں نے چیکر رجسٹر میں پہلے مدعاعلیہ کے نام پر مشتمل اندراجات پر اعتراض کرتے ہوئے اسی دلیل کو چیلنج کیا کہ عدالت کی پیشگی اجازت حاصل کیے بغیر والد کی طرف سے پہلے مدعاعلیہ کے حق میں مقدمہ فروخت کرنا غیر قانونی تھا اور ان پر پابند نہیں تھا۔

استحکام آفیسر نے 18 اکتوبر 1978 کے حکم کے ذریعے، پہلے مدعاعلیہ کی طرف سے اٹھائے گئے اعتراضات کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ اپیل گزاروں کے والد کی طرف سے سوٹ کی زمینوں کی فروخت جائز نہیں تھی اور اس نے عدالت کی اجازت حاصل نہ کرنے کی وجہ سے فروخت غیر قانونی تھی۔ اپیل پر ڈپٹی ڈائریکٹر (استحکام) نے بھی یہی نظریہ اختیار کیا۔ مزید نظرثانی پر، استحکام کے ڈائریکٹر، بہار، پٹنہ نے یہ نظریہ اختیار کیا کہ عدالت سرپرست کی تقرری کے پیش نظر، قدرتی سرپرست کے حقوق مستقل طور پر ختم ہوجاتے ہیں اور عدالت سرپرست کو فارغ کرنے پر انہیں بحال نہیں کیا جاتا ہے تاکہ وہ اپنے نابالغ بیٹوں کی جائیدادوں سے نمٹ سکے۔ اس نظریے پر، نظرثانی اتھارٹی نے مؤقف اختیار کیا کہ اپیل گزاروں کے والد کی طرف سے فروخت نابالغوں پر پابند نہیں تھی اور وہ فروخت کے علم کی تاریخ سے 12 سال کے اندر کنسلیڈیشن عدالت میں آنے کے بعد، ان کے دعوے کو وقت کے ساتھ روکا نہیں گیا تھا۔ اس حکم سے ناراض پہلے مدعاعلیہ نے بھارت کا آئین کے آرٹیکل 226 اور 227 کے تحت C.W.J.C 915 / 1982 کو ترجیح دی۔

پٹنہ عدالت عالیہ کی ایک دو نفری بنچ نے اس معاملے پر تفصیلی بحث کرنے کے بعد پایا کہ گارڈین اینڈ وارڈز ایکٹ 1980 اور ہندو مائنوریٹی اینڈ گارڈینشپ ایکٹ 1956 کے تحت پیدا ہونے والے مقدمات میں مختلف عدالت عالیہ اور عدالت عظمیٰ کی طرف سے مقرر

کردہ اصول مجموعہ ضابطہ دیوانی کے آرڈر XXXII کے تحت مقرر کردہ سرپرستوں/ اگلے دوست کے لیے موزوں نہیں ہو سکتے۔ عدالت نے حقائق پر یہ بھی پایا کہ ٹائٹل سوٹ میں سرپرست برائے دعوی/ اگلے دوست کی تقرری صرف مقدمے کے لیے محدود تھی اور عدالت حکم سے اس سرپرست/ اگلے دوست کو فارغ کرنے کے بعد، والد کا حق جس کا کوئی منفی مفاد نہیں تھا، خود بخود قدرتی سرپرست کے طور پر بحال ہو جاتا ہے۔ عدالت عالیہ نے اس حقیقت کو بھی محسوس کیا کہ اپیل گزاروں نے اپنے طرز عمل کے ذریعے ارہ میں کلکٹر، بھوج پور کو ایک خط تحریری طور پر منظور کیا ہے جس میں انہوں نے پہلے مدعا علیہ سے بقایا قرض کے بقایاجات وصول کرنے کے لیے کہا ہے، جس نے اسے ادا کرنے کا عہد کیا ہے اور اس لیے انہیں مڑنے اور حد کی مدت ختم ہونے کے طویل عرصے بعد علیحدگی کو چیلنج کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ عدالت عالیہ نے اس حقیقت کا بھی نوٹس لیا کہ اپیل گزاروں نے سیکشن 10 کے ساتھ پڑھے گئے سیکشن 9 اے کے تحت شائع ہونے والے بیانات اور ایکٹ کے سیکشن 12 کے تحت شائع ہونے والی اسکیم پر بھی مقررہ وقت کے اندر کوئی اعتراض درج نہیں کیا۔ ان تمام عوامل کو مدنظر رکھتے ہوئے، عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ نابالغوں کی جانب سے 5 ویں مدعا علیہ کی طرف سے فروخت کو، اگر بالکل بھی کالعدم قرار دیا جا سکتا ہے اور اسے اس معاملے کے حقائق کے تصور کے کسی بھی حصے سے کالعدم قرار نہیں دیا جا سکتا ہے۔ اپیل کنندگان نے اکثریت حاصل کرنے کے بعد حد کی مدت کے اندر فروخت کو چیلنج نہیں کیا ہے، وہ فروخت کو کالعدم نہیں مان سکتے۔ اس کے مطابق، عدالت عالیہ نے تحریری درخواست کی اجازت دے کر استحکام اتھارٹیز کے احکامات کو کالعدم قرار دے دیا۔

اپیل گزاروں کی طرف سے پیش ہوئے فاضل وکیل مسٹر بی بی سنگھ نے زور دے کر دعوی کیا کہ عدالت عالیہ نے استحکام اتھارٹیز کے احکامات کو اس بنیاد پر کالعدم قرار دیتے ہوئے غلطی کی کہ فروخت کالعدم تھی اور اپیل گزار اکثریت حاصل کرنے کے بعد حد کی مدت کے اندر فروخت کو چیلنج کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ فاضل وکیل کے مطابق، 5 ویں مدعا علیہ کی طرف سے دعویٰ کی زمین کی فروخت کو کسی اجنبی کی طرف سے فروخت سمجھا جانا چاہیے کیونکہ وہ مقدمہ زیر التواء ہونے کے دوران عدالت سرپرست کی تقرری کے بعد نابالغوں کا فطری سرپرست ہونے کا دعوی نہیں کر سکتا ہے اور اس لیے، فروخت کو کالعدم سمجھا جانا چاہیے اور مقدمہ فروخت کے علم کی تاریخ سے 12 سال کے اندر دائر کیا گیا ہے، استحکام اتھارٹیز فروخت کو کالعدم قرار دینے میں درست تھے اور نابالغوں پر پابند نہیں تھے۔ اس کی حمایت میں، انہوں نے جیون کرشنا دتہ و دیگر بنام سیلیندر ناتھ شی کا حوالہ دیا و دیگر اے آئی آر (1946) کلکتہ 272 میں رپورٹ کیا۔

ہمیں نہیں لگتا کہ مسٹر بی بی سنگھ کا بیان درست تھا۔ وہ اہم عنصر پر توجہ دینے میں ناکام رہے ہے، یعنی دعویٰ عنوان میں سرپرست کی تقرری مجموعہ ضابطہ دیوانی کے آرڈر XXXII رول 3 کے تحت تھی، جو قدرتی سرپرست کے حق کو ہمیشہ کے لیے نہیں چھینے گی۔ ایک بار جب مقدمے کے زیر التواء ہونے کے دوران مقرر کردہ سرپرست کو مناسب طریقے سے فارغ کر دیا جاتا ہے، تو قدرتی سرپرست کے حقوق بحال ہو جاتے ہیں۔ اپیل کنندہ کے فاضل وکیل کی طرف سے حوالہ دیا گیا مقدمہ گارڈینز اینڈ وارڈز ایکٹ 1890 کے تحت تھا، جس کا موجودہ کیس کے حقائق پر کوئی اطلاق نہیں ہوگا۔ درحقیقت، ہندو اقلیتی اور سرپرستی قانون، 1956 کی دفعہ 8(3) میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ دفعہ 8 کی ذیلی دفعہ (1) یا ذیلی دفعہ (2) کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کسی قدرتی سرپرست کے ذریعے غیر منقولہ جائیداد کا کوئی بھی تصفیہ نابالغ یا اس کے تحت دعوی کرنے والے کسی بھی شخص کے کہنے پر کالعدم ہے۔ دفعہ 8 کی ذیلی دفعہ (2) دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ قدرتی سرپرست کو عدالت کی پیشگی منظوری کے بغیر غیر منقولہ جائیداد کو خرچ کرنے یا فروخت کرنے سے روکتی ہے۔ ان حالات میں اور اس تسلیم شدہ موقف کے پیش نظر کہ نابالغوں نے اپنی اکثریت حاصل کرنے کے تین سال کے اندر فروخت کو چیلنج نہیں کیا ہے، انہیں فروخت کو کالعدم قرار دیتے ہوئے نظر انداز کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ مزید جیسا کہ پہلے دیکھا گیا ہے، اپیل

گزاروں نے خود آراضی بھوج پور کے کلکٹر کو خط لکھ کر اپنے والد کی طرف سے مذکورہ فروخت کو قبول کرلیا ہے اور خریدار/ پہلے مدعا علیہ سے دعویٰ کی زمینوں کے خلاف پیشگی قرض کے بقایا وصول کرنے کی درخواست کی ہے۔اس کے علاوہ، یہ ایک بار پھر عام بنیاد ہے کہ اپیل گزاروں نے دفعہ 9اے کے تحت شائع کردہ بیانات اور مقررہ مدت کے اندر ایکٹ کے دفعہ 12 کے تحت شائع کردہ اسکیم پر کوئی اعتراض درج نہیں کیا ہے۔ان تمام عوامل، جیسا کہ پہلے ہی ذکر کیا گیا ہے، کو عدالت عالیہ نے اپیل کے تحت فیصلہ سناتے ہوئے مناسب نوٹس لیا تھا۔

نتیجے میں ہمیں اس اپیل میں کوئی میرٹ نہیں ملتا اور اس کے نتیجے میں اپیل مسترد کردی جاتی ہے۔تاہم، اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں ہوگا۔

کے کے ٹی

اپیل مسترد کردی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.07.15 13:17
I am the author of this document